سوال

ایک نشست کی تین طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے 2 جولائی 2003 کو اپنی بیوی کو تین مرتبہ ایک ہی نشت میں منہ سے اور لکھ کر طلاق دی۔ تب وہ پاک حالت میں تھی۔ اس کے بعد میں نے اپنی بیوی کو اُس کے ماں باپ کے گھر بھیج دیا۔ اس دوران میری بیوی سے فون پر بات ہوئی اُس نے کہا کے میں نے تیسری طلاق نہی سُنی۔ میں نے اُسے فون پر طلاق دی اس نیت سے کہ تین طلاق پوری ہو جائیں۔ فون پر یہ کام 2 جولائی اور 15 اگست کے درمیان دو مرتبہ ہوا۔ اس دوران تحقیق کرنے پر یہ بات سامنے آئی کے ایک نشست میں تین طلاق ایک کے برابر ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں نے اپنی بیوی سے 28 اگست کو اُس کی عدت کے دوران رجوع کر لیا۔

لیکن دوبارہ تحقیق کرنے سے یہ بات سامنے آئی کے تین طلاق تین ہی ہوتی ہیں۔ تب میں نے اپنی بیوی کو واپس اُس کے والدین کے گھر بھیج دیا۔ کیا یہ طلاق ہوئی ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں آپ کی طرف سے دو طلاقیں واقع ہو چکی ہیں۔ ایک طلاق وہ واقع ہوئی ہے جو آپ نے ایک ہی مجلس میں تین دفعہ کہی تھی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں یکبارگی تین طلاقیں ایک ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ صحیح مسلم میں سیدنا ابن عباس سے روایت ہے۔ :

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً» (مسلم: 1472)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ابو بکر اور عمر کی خلافت کے پہلے دو سالوں تک تین مرتبہ طلاق کہنے سے ایک طلاق واقع ہوتی تھی''

لہذا ایک مجلس میں کہی جانے والی تینوں طلاقیں ایک طلاق شمار ہوگی، جبکہ فون پے جو آپ نے ایک اور طلاق دے دی وہ دوسری شمار ہوگی۔ اس اعتبار سے آپ کی طرف سے کل دو طلاقیں شمار کی جائیں گی۔ اور دو طلاقوں کے بعد بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے جو رجوع کیا ہے وہ بالکل درست اور صحیح ہے، آپ اپنی بیوی کے ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ اب آپ کے پاس صرف ایک چانس باقی ہے، اگر آپ کسی موقع پر تیسرا چانس بھی ضائع کر دیتے ہیں تو پھر رجوع کا حق بھی ختم ہو جائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی